ایڈیٹر ہفت روزہ الاعتصام ۔ لاہور

ایڈیٹر ماہنامہ البلاغ کراچی

مسلمان کی تعریف

اور مرزائی و پرویزی حضرات

قومی اسمبلی میں شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحب نے مسلمان کی تعریف کے بارہ میں حزبِ اقتدار کے چیلنج کا جواب پورے حزبِ اختلاف کی متفقہ تائید سے دیدیا تھا۔ اس وقت اسمبلی میں موجود مختلف مکاتبِ فکر کے علماء نے اس سے اتفاق ظاہر فرمایا۔ بریلوی مکتبِ فکر کے اکابر مولانا شاہ احمد نورانی صاحب مولانا ازہری صاحب نے اسمبلی سے باہر بھی اس کا ذکر کرکے اتفاق ظاہر کیا۔ اب اہلِ سنت کے ایک دوسرے ممتاز اور اہم مکتبِ فکر اہلِ حدیث کے ترجمان اخبار ہفت روزہ الاعتصام کے فاضل مدیر نے پیشِ نظر اداریہ میں مولانا کے پیش کردہ تعریف کو جامع اور معقول قرار دیکر آئین میں مسلمان کی تعریف کی اہمیت پر زور دیا ہے۔ اور اس طرح مسلمان کی تعریف کے بارہ میں اہلِ سنت کے ہر سہ مکاتبِ فکر دیوبندی، بریلوی، اہلِ حدیث کی متفقہ رائے سامنے آنے سے آئینی کمیٹی کی آزمائش میں مزید اضافہ ہوگیا ہے۔ اور اس پروپیگنڈہ کا بھانڈہ پھوٹ گیا ہے کہ علماء اس بارہ میں متفق نہیں ہو سکتے۔ (ادارہ)

وزیر اطلاعات جناب کوثر نیازی صاحب نے قومی اسمبلی کے اجلاس میں علماء کے اس مطالبے پر کہ آئین میں مسلمان کی تعریف بھی متعین کر دینی چاہیئے، جو گوہر افشانی فرمائی تھی اس پر ہم ایک گزشتہ شمارے میں روشنی ڈال چکے ہیں۔ اور خود اسمبلی میں بھی وہاں موجود بعض علماء نے ان کے "فرمودہ" کا معقول

جواب دے دیا تھا اور "مسلمان" کی ایک ایسی تعریف بھی کر کے بتلا دی تھی جس پر سب علماء کا اتفاق ممکن ہے۔ مثلاً جمعیت علمائے اسلام کے مولانا عبدالحق آف اکوڑہ خٹک و ممبر قومی اسمبلی نے اسمبلی میں فرمایا تھا کہ

"مسلمان وہ ہے جو کتاب وسنت اور ضروریات دین کو ان تشریحات کے ساتھ قبول کرتا ہو جو حضورؐ سے لیکر خیرالقرون میں اور پھر اب تک سمجھے جا رہے ہیں۔ مثلاً نماز اور زکوٰۃ کو من مانے مفہوم پہنانے والے کو مسلم نہیں کہا جا سکتا۔ اسی طرح یہ بھی ضروری ہے کہ حضورؐ کو آخری نبی سمجھے بایں معنی کہ حضورؐ کے بعد کسی شخص کو نہ ظلی نہ بروزی نہ مستقل یعنی کسی قسم کی نبوت نہیں مل سکتی اور ایسا دعویٰ کرنے والا کافر ہے۔"

یہ "تعریف" کافی حد تک جامع اور معقول ہے، ظاہر ہے جب آپ کسی چیز کے ماننے کا اقرار کریں گے تو اس کا مطلب اس شیٔ کی من مانی تعبیر کے ساتھ ماننا نہیں ہوگا، بلکہ اسی مفہوم اور تشریحات کے ساتھ ماننے کا ہوگا جو اس کے اصل واضعین کے پیش نظر ہوں گی۔ من مانی تعبیرات کے ساتھ کسی چیز کو ماننے کا نام سرے سے اقرار واعتراف ہے ہی نہیں، دنیا اسے اس چیز کا منکر ہی کہے گی لیکن اس تعریف سے دو نہایت ہی حقیر اقلیتیں سیخ پا ہوتی ہیں۔ ایک مرزائی دوسرے حدیث رسولؐ کو حجت اور ماخذ ثانی ماننے سے انکار کرنے والے چکڑالوی و پرویزی وغیرہ۔ کیونکہ اس طرح ان کی ڈاڑھی کا تنکا نظر آجاتا ہے۔ اور وہ مسلمانوں کے مسلمہ عقائد و روایات سے انحراف کی وجہ سے اُمتِ مسلمہ سے الگ تھلگ ہو کر رہ جاتے ہیں، بجائے اس کے کہ وہ اپنے عقائد کی اصلاح کریں۔ اور مسلّماتِ امت کو تسلیم کریں، وہ مسلمان کی تعریف کو اس طرح موم کی ناک بنا دینا چاہتے ہیں کہ وہ اسلام سے ہر طرح کی بغاوت کے بعد بھی بزعم خویش "مسلمان" بن کر رہیں، گویا ع رند کے رند رہے ہاتھ سے جنت نہ گئی۔

چنانچہ ان دو طبقوں نے اپنے ذہنی تحفظات کے پیش نظر وزیر اطلاعات کے اس بیان پر داد و تحسین کے خوب ڈونگرے برسائے ہیں جو انہوں نے مسئلہ زیر بحث میں قومی اسمبلی میں دیا تھا، جس میں باہمی اختلاف کی آڑ لے کر "مسلمان" کی تعریف کے مسئلے کو نظر انداز کر دیا گیا ہے۔ اور اسے "دلائل و براہین" کا اچھوتا نمونہ اور "حق گوئی" کا بے مثال مظاہرہ قرار دیا ہے۔ حالانکہ وزیر موصوف کا وہ بیان عقل و فکر کی میزان اور نقد و نظر کی کسوٹی پر کھرا نہیں اترتا، وہ بالکل ایک سطحی بیان ہے جس میں کوئی معقولیت نہیں، جیسا کہ ہم اس کی وضاحت کر چکے ہیں۔ لیکن چونکہ ان دونوں طبقوں کے مفادات و تحفظات اسی "علم کلام" کے رہین منت ہیں اس لئے وہ اس پر بغلیں بجا رہے ہیں۔ سب سے زیادہ تعجب مرزائیوں پر ہے جو انتہائی دیدہ دلیری

اور پوری بے شرمی و ڈھٹائی سے "سب کلمہ گو مسلمان ہیں" کا راگ الاپ رہے ہیں۔ حالانکہ اگر واقعہ یہ ہوتا کہ عقائد سے قطع نظر محض کلمہ پر ہی اسلام کا انحصار ہوتا تو آنجہانی مرزا تمام کلمہ گو مسلمانوں کو کافر کیوں قرار دیتا۔؟ خود لاہوری مرزائی ربوہی مرزائیوں کے کفر کے کیوں معتقد ہیں۔؟ یہ سوال ہم متعدد مرتبہ ان کالموں میں مرزائیوں سے کر چکے ہیں، لیکن اس کا وہ کوئی معقول جواب نہیں دیتے۔ بہرحال اس سلسلے میں نہ وزیر صاحب موصوف کا بیان حقیقت پسندانہ ہے۔ اور نہ اس پر خوشی کے شادیانے بجانے والے مرزائی و پرویزی حضرات کے طرز عمل میں کوئی معقولیت ہے۔ (الاعتصام۔ لاہور)

البلاغ یہ مسئلہ خود اسمبلی میں زیر بحث آیا تھا اور اسمبلی کے ارکان علماء نے مسلمان کی تعریف شامل دستور کرنے کا مطالبہ کیا تھا۔ لیکن حکومت کے حلقوں کی طرف سے رسوائے زمانہ منیر انکوائری رپورٹ کا حوالہ دے کر یہ کہا گیا کہ مسلمان کی تعریف پر علماء میں اتفاق موجود نہیں ہے۔ اور اگر وہ متفقہ طور پر مسلمان کی کوئی تعریف پیش کر دیں۔ تو اسے دستور میں شامل کر لیا جائے گا۔ یہاں ہم اس بحث کو چھیڑنا نہیں چاہتے کہ منیر انکوائری رپورٹ میں کیسی شرمناک جانبداری سے کام لیا گیا تھا۔ اور خاص طور سے مسلمان کی تعریف کے سلسلے میں علماء کے بیانات کو کس طرح توڑ موڑ کر پیش کیا گیا تھا۔ ہم اس بات کو بھی یہاں نظرانداز کرتے ہیں کہ مسلمان کی تعریف کے سلسلے میں علماء کے کسی اختلاف کا نعرہ کس قدر بے بنیاد ہے۔ لیکن جمعیت علماء پاکستان کے رہنما مولانا عبدالمصطفیٰ ازہری نے جو قومی اسمبلی کے رکن ہیں، کراچی کی ایک پریس کانفرنس میں اعلان کیا ہے۔ کہ حکومت کی طرف سے اس مطالبے کے بعد قومی اسمبلی کے اراکین علماء نے مسلمان کی مندرجہ ذیل تعریف کی ——— ——— (آگے شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحب، کی پیش کردہ تعریف نقل کر کے) لیکن جب علماء نے اسمبلی میں یہ تعریف پیش کی تو حکومت کے حلقے اپنے دعوے سے منحرف ہو گئے۔

بہرکیف! جب صدر کے لئے مسلمان ہونے کی شرط متفقہ طور پر مسلم ہے۔ تو ظاہر ہے کہ "مسلمان" کا کوئی بندھا ٹکا مفہوم بھی دستور میں درج ہونا چاہیے۔ تاکہ کوئی غیر مسلم محض مسلمانوں کا سا نام رکھ کر ملک و ملت سے غداری کا مرتکب نہ ہو سکے۔ (ماہنامہ البلاغ کراچی۔ ربیع الثانی ۱۳۹۲ھ)

۵۲